مجاہدین کی افواج کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے جنرل بخت خان کا تقرر بھی بہادر شاہ ظفرؒ نے کیا اور مجاہدین آزادی کی پوری طرح پشت پناہی کی۔ اسی جرم میں ۵۷-۱۸ کی جنگ میں مسلمانوں کی ناکامی کے بعد بہادر شاہ ظفرؒ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے بیٹوں کو شہید کر دیا گیا اور مقدمہ چلانے کے بعد بہادر شاہ ظفرؒ کو مجرم قرار دے کر جلاوطن کر دیا گیا۔ چنانچہ رنگون میں نظربندی کی حالت میں ۷ نومبر ۱۸۶۲ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔

(بحوالہ انگریز کے باغی مسلمان از جانباز مرزا)

کیا علماء دیوبند نے انگریزی سیکھنے کو حرام قرار دیا تھا؟

سوال مشہور ہے کہ علماء دیوبند نے انگریزی زبان سیکھنے کو حرام قرار دیا تھا۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟

اللہ وسایا قاسم جہانیاں

جواب: یہ بات غلط ہے۔ علماء دیوبند نے انگریزی زبان اور تعلیم کے جلو میں آنے والی یورپی تہذیب و ثقافت اور انگریزی ذہنیت و فکر کی مخالفت ضرور کی ہے اور حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس بارے میں ان کا موقف درست تھا لیکن بحیثیت زبان کے انگریزی کی مخالفت نہیں کی۔ چنانچہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے اس سلسلہ میں ایک استفتاء کے جواب میں مندرجہ ذیل صراحت کی ہے۔

سوال: انگریزی پڑھنا اور پڑھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: انگریزی زبان سیکھنا درست ہے بشرطیکہ کسی معصیت کا مرتکب نہ ہو اور نقصان دین میں اس سے نہ آوے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۶۰)

ان کے علاوہ دیگر اکابر نے بھی مختلف مواقع پر اسی موقف کا اظہار کیا حتیٰ کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے تو مالٹا کی نظربندی سے واپسی پر خود علماء کو ترغیب دی کہ وہ انگریزی زبان سیکھیں تاکہ نئے دور کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہو سکیں۔

بقیہ: جمہوریت۔ قرآن کریم کی روشنی میں

دریافت کیا، یہ کیسا آدمی ہے۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہ اشراف میں سے ہے۔ جہاں جائے گا ہر شخص اس کے لیے گھر کا دروازہ کھولے گا۔ اگر کہیں نکاح کا پیغام دے گا تو فوراً قبول کیا جائے گا اور لوگ اس کے رشتہ پر فخر کریں گے۔ اگر یہ شخص کسی کی سفارش کرے گا تو قبول کی جائے گی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے شخص کا گزر ہوا۔ حضور علیہ السلام نے اس کے متعلق بھی دریافت فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فقراء میں سے ہیں۔ اس کو کوئی پوچھتا نہیں اور نہ کوئی اس کا احترام کرتا ہے۔ اگر کہیں جاتا ہے تو لوگ گھر کا دروازہ نہیں کھولتے۔ اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام دے تو کوئی قبول نہیں کرے گا۔ کسی کی سفارش کرے تو کوئی پروا نہیں کرتا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاد رکھو! پہلے آدمی جیسے لوگوں سے اگر پوری زمین بھری ہوئی ہو تو اللہ کے نزدیک یہ دوسرا آدمی ان سب سے بہتر ہے کیونکہ ان کے ہاں عزت و شرف کا معیار دنیاوی جاہ و جلال اور کثرت نہیں بلکہ ایمان اور تقویٰ ہے۔

بہرحال فرما دیجئے کہ آپ کہہ دیجئے کہ خبیث اور طیب برابر نہیں اگرچہ کثرت کتنی ہی خوش کن کیوں نہ ہو۔ ایک چلو بھر پاک پانی مٹکا بھر پیشاب سے بہتر ہے۔ حلال و حرام کا بھی یہی اصول ہے حلال اور طیب کی قلیل مقدار حرام کی کثیر مقدار سے بہرصورت بہتر ہے۔ اللہ کے ہاں پسندیدگی کا معیار حق و صداقت ہے نہ کہ کثرت تعداد یا کثرت مقدار۔ فرمایا واتقوا اللہ یا اولی الالباب اے صاحب عقل و خرد لوگو! اللہ سے ڈر جاؤ۔ اس کی وحدانیت کے خلاف کوئی بات نہ کرو۔ اس کے بتلائے ہوئے پاکیزہ اصولوں پر عمل کرو۔ لعلکم تفلحون تاکہ تمہیں فلاح و کامیابی نصیب ہو جائے۔ ان اصولوں پر عمل کرنے سے دنیا میں بھی کامیابی حاصل ہو گی اور آخرت میں بھی نجات کا دارومدار اسی پر ہے۔